# ناقابل انتفاع اوقاف سے تعلیمی ورفاہی اداروں کا قیام معاصر علماء کی نظر میں

نوٹ: مذکورہ بالا عنوان پر متعدد علماء کرام کو حسب ذیل سوال ارسال کیا گیا تھا جس کے جوابات ہدیہ قارئین ہیں۔

سوال: کیا شرعاً اس کی گنجائش ہے کہ ایسے ویران، ناقابل استعمال اوقاف کو فروخت کر کے واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر ان کے ذریعہ مسلمانوں کے تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم کر دیئے جائیں؟

## جوابات:

تبادلہ میں اس کا لحاظ کیا جائے گا کہ اصل وقف کی جو جہت ہو اس کا نظم کیا جائے اس لئے کہ اس قسم کی ضرورت دوسرے مواقع میں پائی جاتی ہے، اور وہ صورت اپنائی جائے کہ جس میں واقف کے مقصد اور صورت وشرط کی حتی الامکان رعایت پائی جائے۔

اس لئے کہ استبدال و تبادلہ کی اجازت ضرورت میں اور پابندیوں کے ساتھ ہے، اور ضرورت کی رعایت میں واقف کی عدم اجازت کا بھی خیال نہیں کیا گیا ہے مگر مقصد اہم ہے، مدارس، مسافر خانے اور اسپتال آج بھی بنائے جاسکتے ہیں، ان سے واقف کے مقصد کی کسی نہ کسی درجہ میں بہر حال تکمیل ہوگی، یتیم خانہ بھی ایک اہم ضرورت ہے، نیز چھوٹے پیمانے کے ٹیکنیکل ادارے جن سے معمولی گھرانے کے بچے و بچیاں اور عورتیں ہنر سیکھ کر اپنی حیثیت کا نظم کر سکیں۔ جیسا کہ مفتی نظام الدین صاحب کے فتاویٰ میں ذکر آیا ہے، خالص عصری تعلیم کے اداروں کا قیام اپنے حالات کے اعتبار سے وقف اور اس کے مقاصد سے ہم آہنگ نہیں۔ (مولانا عبید اللہ اسعدی)

اوقاف کا مقصد مسلمانوں کے فلاح و بہبود کی عمومی خدمت نہیں بلکہ واقف کی شرط کے دائرہ میں رہتے ہوئے اور اس کے منشا کی تکمیل کرتے ہوئے فلاحی کام کرنے کی گنجائش ہے، لہٰذا ضروری ہوگا کہ استبدال وقف کے بعد متبادل وقف کو انہی مقاصد میں استعمال کیا جائے، جن مقاصد کے لئے اسے وقف کیا گیا تھا، علامہ شامی نے اس سلسلے میں یہ اصول بیان کیا ہے:

از مکافات عمل غافل مشو ☆☆☆ گندم از گندم بروید جوز جو

وحاصله: ان المنقول عندنا ان الموقوف عليه ان خرب يصرف وقفه الى مجانسه فتصرف اوقاف المسجد الى مسجد آخر واوقاف الحوض الى حوض آخر (ردالمحتار، ۵/۳۶۵)

لہٰذا واقف کے مقصد ومنشا کو نظر انداز کرتے ہوئے وقف کا استعمال درست نہیں، بلکہ مساجد سے متعلق اوقاف کو مساجد پر اور قبرستان کے اوقاف کو قبرستان ہی پر استعمال کرنا ضروری ہوگا، وہاں ویران مدارس اور تعلیم گاہوں کے اوقاف تعلیمی اغراض کے لئے استعمال ہوں گے، لیکن ان میں بھی یہ ضروری ہوگا کہ دینی درس گاہوں کے اوقاف دینی تعلیم ہی کے لئے خرچ ہوں، کیونکہ عام طور پر جو لوگ دینی تعلیمی ادارہ پر کوئی چیز وقف کرتے ہیں وہ اسی مقصد میں اس کے استعمال کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

دوسرے فقہاء کا بھی یہی نقطہ نظر ہے، فقہاء مالکیہ میں علامہ علیش مالکی کا بیان ہے:

(شرطه) اى الواقف وجوبا (ان جاز) الشرط فيجب العمل به ولا يجوز العدول عنه الا ان يتعذر فيصرف فى مثله كما تقدم فى القنطرة و نحوها (شرح منح الجلیل ۴/۶۴) (مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

اس کی گنجائش نہیں ہے، اوقاف کو فروخت کرکے مقاصد وقف ہی میں صرف کیا جانا ضروری ہے، واقف کے مقاصد کو نظر انداز کرکے دوسرے تعلیمی یا رفاہی کاموں میں صرف کرنا درست نہیں۔ (مولانا عتیق احمد قاسمی)

## مقاصد واقف کے خلاف کام کرنا:

چونکہ منشاء واقف اور مقاصد وقف کی رعایت ضروری ہے کوئی ایسا کام نہیں کرسکتے ہیں جو منشاء واقف اور مقاصد کے خلاف ہو، لہٰذا صورت مذکورہ میں مذکورہ نا قابل استعمال اوقاف کو فروخت کرکے واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر ان کے ذریعہ مسلمانوں کے تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم نہیں کرسکتے ہیں، شرعاً اس کی اجازت نہیں ہے۔ (مفتی جنید عالم)

ویران نا قابل استعمال وانتفاع اوقاف کو فروخت کرکے اس کی آمدنی سے واقف کے منشاء و مقصد کی رعایت کئے بغیر مطلقاً تعلیمی ورفاہی ادارے قائم کرنا درست نہیں۔

فقہاء کی صراحت کہ سابق نا قابل انتفاع اوقاف کو فروخت کرکے اس کا جو بدل حاصل ہوگا

اس سے جو چیز خریدی جائے گی بعینہٖ وقف سابق کے حکم میں ہوگی۔

پھر واقفین کے اغراض ومقاصد کی رعایت بھی ضروری ہے، اس لئے اولاً تو کوشش یہی کی جائے گی کہ ویران اوقاف مثلاً مساجد ومدارس، رباط، کنواں اور حوض وغیرہ کی قیمت سے مسجد ومدرسہ رباط وحوض وغیرہ ہی بنایا جائے، اور اگر حالات وموانعات کے سبب یہ ممکن نہ ہو تو اسی نوع کے دیگر قدیم محتاج اوقاف پر خرچ کیا جائے۔(مولانا زبیر احمد)

اس طرح کے اوقاف کو فروخت کرکے واقف کے منشاء کے خلاف مسلمانوں کے تعلیمی و رفاہی ادارے قائم کرنا جائز نہیں ہوگا، اس لئے کہ واقف کے منشاء کی رعایت بہر حال ضروری ہے، مشہور جزئیہ ہے:

شرط الواقف کنص الشارع ای فی المفهوم والدلالة ووجوب العمل به (درمختار ۳/۴۱۶) علی انهم صرحوا بان مراعاة الواقفین واجبة (ردالمحتار ۳/۴۱۶) (مولانا عبدالجلیل)

## ویران اوقاف کی آمدنی غرضِ واقف کے خلاف مصرف میں لگانا:

مساجد کے علاوہ دیگر ویران اوقاف کو فروخت کرکے اس کے متبادل اوقاف کا انتظام کرنا جائز ہے اب سوال یہ ہے کہ ان ویران اوقاف کی رقم سے واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر خلاف جنس دینی امور میں مثلاً تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم کرنا جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غرض واقف کے خلاف عمل کرنا جائز نہیں ہے اس کی پابندی کرنا ذمہ دارانِ وقف پر لازم ہوتا ہے، نیز شریعت نے واقف کی شرطوں کو نصوص شرعیہ کا درجہ دیا ہے اس لئے خلاف جنس کے لئے تصرف جائز نہیں ہوگا، اس کو حضرات فقہاء نے اس طرح کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے:

انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفین واجبة الخ (شامی ۶/۶۶۵)

بے شک فقہاء نے اس کی صراحت کردی ہے کہ وقف کرنے والوں کی غرض اور مقاصد کی رعایت کرنا واجب ہوتا ہے۔

شرط الواقف کنص الشارع (شامی کراچی ۴/۴۳۳)

واقف کی شرط شارع کی صراحت کے درجہ میں ہوتی ہے۔ اور الاشباہ والنظائر

میں ہے:

شرط الواقف لان مخالفته کمخالفة النص (الاشباہ والنظائر،ص/۱۹۲)

اور الاشباہ میں واقف کی شرط کے متعلق لکھا ہے کہ اسکی مخالفت نص شرعی کی مخالفت کے مترادف ہے۔

اور شامی میں اس سے بھی واضح عبارت موجود ہے:

وهو ان یکون البدل والمبدل من جنس واحد (شامی ۶/۵۸۶)

اور وہ شرط یہ ہے کہ بدل اور مبدل منہ دونوں ایک ہی جنس کے ہوں۔

ہاں اتنی رعایت ضرور ہے کہ اگر بدل اپنے مبدل منہ سے زیادہ اعلی اور ارفع ہے اور بدل زیادہ پائیدار اور زیادہ آمدنی کا ذریعہ ہے اور مقاصد وقف کے واضح خلاف بھی نہیں ہے تو خلاف جنس میں تبدیلی جائز ہے مگر اس کی آمدنی ہم جنس میں خرچ کرنا لازم ہوگا، اس کو حضرات فقہاء نے ان الفاظ سے نقل فرمایا ہے:

والظاهر عدم اشتراط اتحاد الجنس فی الموقوفة للاستغلال لان المنظور فیها کثرة الریع وقلق المرمة والمؤنة فلو استبدل الحانوت بارض تزرع، ویحصل منها غلة اقدر اجرة الحانوت کان احسن لان الارض ادوم و ابقی و اغنی عن کافة الترمیم والتعمیر بخلاف الموقوفة للسکن (شامی کراچی۴/۳۸۶)

اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں اتحاد جنس کی پابندی لازم نہیں اس لئے کہ اسمیں کثرت نفع اور قلت مرمت اور قلت خرچ پیش نظر ہوتی ہے، لہٰذا جب دوکان کھیتی سے تبدیل کی جائے گی اور اس میں دوکان کے مقابلہ میں زیادہ مقدار میں آمدنی ہے تو تبدیلی زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ زمین دائمی باقی رہتی ہے اور ترمیم وتعمیر سے بے نیاز ہوتی ہے برخلاف رہائش موقوفہ کے۔ (مفتی شبیر احمد)

شرعی نقطۂ نظر سے واقف کے منشا اور مقاصد وقف کی رعایت ضروری ہے، لہٰذا استبدال اوقاف کی صورت میں بھی کسی ایسے کام کی اجازت نہیں ہوگی جو واقف کے منشا اور مقاصد اوقاف کے خلاف ہو، ویران اور ناقابل استعمال اوقاف کو فروخت کرکے واقف کے مقاصد کی پابندی اور رعایت

کئے بغیر ان کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے تعلیمی و رفاہی اداروں کا قیام درست نہیں ہوگا، ہر صورت میں منشاء واقف اور مقاصد وقف کی رعایت ضروری ہوگی۔ (مفتی نسیم احمد)

فقہاء نے صراحت کی ہے کہ واقف کے مقاصد کی رعایت کرنا واجب ہے جبکہ وہ اصول شرع سے متصادم نہ ہوں، علامہ ابن عابدین شامہ تحریر فرماتے ہیں:

انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة (ردالمحتار ۴/ ۴۴۵)

لیکن اگر قاضی شریعت یا دیندار مسلمانوں کی جماعت جس میں کم از کم ایک عالم دین ہو، کا اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ ویران اور نا قابل استعمال و نا قابل انتفاع اوقاف کو فروخت کر کے ان کی قیمت سے دینی تعلیمی ادارہ یا رفاہی ادارہ قائم کرنا بہتر ہے تو فقہ اسلامی کی رو سے اس کی اجازت ہوگی۔ (مولانا ظفر عالم)

واقف کے مقاصد کی پابندی ضروری ہے، الا یہ کہ کوئی مقصد خلاف شرع ہو، ایسی صورت میں کوئی جائز صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ (مولانا شمس پیرزادہ)

ایک مقولہ یا اصول ہے "عبارة الواقف كنص الشارع" وقف کرنے والے کی عبارت شارع کے نص کی طرح ہے، اس کے مفہوم میں وجوب اور قداستہ شامل کر کے بعد کے لوگوں نے اوقاف سے متعلق بڑا جامد رویہ اپنایا ہے، حالانکہ اس کا مفہوم جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے تحریر کیا ہے یہ ہے کہ وقف کرنے والے کی عبارت اپنے مفہوم کی دلالت میں ویسے ہی ہے جیسے شارع کی نص اپنے مفہوم کے سلسلہ میں قطعی ہوتی ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ واقف کی عبارت اپنے وجوب میں شارع کے نص کی طرح ہوتی ہے، اگر ایسا مفہوم لیا جائے تو ایک عام شخص کو شارع قرار دینے کے ہم معنی ہوگا، اس لئے ویران اور نا قابل استعمال اوقاف کو فروخت کر کے اگر مصلحت متقاضی ہو تو اس کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے تعلیمی و رفاہی ادارے قائم کرنے میں حرج نہیں معلوم ہوتا، اس سے واقف کے ثواب میں اضافہ ہی ہوگا، اس لئے کہ پہلی شکل میں اس سے منفعت موقوف ہوگئی تھی جس سے اس کا ثواب بھی موقوف ہوسکتا ہے۔

(مولانا عبدالعظیم اصلاحی)

ویران، نا قابل استعمال اوقاف کو فروخت کرنے کے بعد ان کا متبادل اسی طور پر قائم کیا جائے جس سے واقف کا مقصد حاصل ہو، واقف کے منشاء و مقصد کی خلاف ورزی شرعاً جائز نہ ہوگی۔

اشباہ میں ہے:

شرط الواقف يجب اتباعه لقولهم شرط الواقف كنص الشارع

اى فى وجوب العمل به وفى المفهوم والدلالة

(غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر ۲/ ۲۲۸)

واقف کی شرط واجب الاتباع ہے، فقہاء کا قول ہے کہ واقف کی شرط نص شارع کی طرح ہے، یعنی مفہوم اور دلالت میں اور عمل کے واجب ہونے میں نص شارع کی طرح ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

(قوله اى فى المفهوم والدلالة الخ) كذا عبر فى الاشباه والذى فى البحر عن العلامة قاسم فى الفهم والدلالة وهو المناسب لان المفهوم عندنا غير معتبر فى النصوص (ردالمحتار ۳/ ۴۵۶)

اشباہ میں بھی مفہوم اور دلالت کے ہی الفاظ ہیں، لیکن البحر الرائق میں علامہ قاسمؒ سے فہم اور دلالت کے الفاظ منقول ہیں، یہی الفاظ مناسب ہیں کیونکہ مفہوم ہمارے نزدیک نصوص میں معتبر نہیں۔ (مولانا جمیل احمد نذیری)

صورت مسئولہ میں تمام ایسے ویران اور نا قابل استعمال اوقاف فروخت کرکے واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر ان کے ذریعہ مسلمانوں کے تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم کئے جانے کی شرعاً گنجائش نہیں ہے۔

علامہ عینیؒ شرح بخاری میں لکھتے ہیں:

وذكر اصحابنا اذا خرب ودثر لم يبق حوله جماعة والمقبرة اذا عفت ودثرت تعود ملكا لاربابها فاذا عادت ملكا يجوز ان يبنى موضع المسجد دار او موضع المقبرة مسجدا وغير ذلك فاذا لم يكن لها ارباب تكون لبيت المال (عمدۃ القاری ۴/ ۱۷۹)

یعنی مسجد اور قبرستان کے ویران ہونے کی صورت میں اور واقف کی ملک میں آجانے کے بعد خود واقف کے لئے اپنی شئی مملوک میں مسجد کو گھر بنانے اور قبرستان کو مسجد بنانے کی اجازت ہے، اور غیر واقف کے لئے واقف کے مقاصد کی پابندی واجب ہے، اگر واقف کے مقاصد میں مسلمانوں کے تعلیمی

ادارے یا رفاہی ادارے قائم کیا جانا شامل ہے تو بنا سکتے ہیں، ورنہ نہیں، کیونکہ واقف کے مقاصد کی رعایت واجب ہے،

چنانچہ علامہ شامی (۴۲۶/۴) میں لکھتے ہیں:

مراعاۃ غرض الواقفین واجبۃ اور (۳۰۵/۳) پر لکھتے ہیں: فان شرائط الواقف معتبرۃ اذالم تخالف الشرع وھو مالك فله ان يجعله ماله حيث شاء مالم يكن معصية، وله يخص صنفا من الفقراء.

اور قواعد الفقہ کے (صفحہ ۸۵) پر ہے: شرط الواقف كنص الشارع في وجوب العمل به وفي المفهوم والدلالة۔ اور الاشباہ والنظائر کے (صفحہ ۲۷۵) پر ہے: فيجب اتباع شرط الواقفين في اوقافهم یعنی واقف کی شرط کی اتباع واجب ہے اس کے خلاف کرنا جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم......

## خلاصہ کلام:

صورت مسئولہ میں ایسے ویران و ناقابل استعمال اوقاف کو فروخت کر کے واقف کے مقاصد کی پابندی و رعایت کے بغیر مسلمانوں کے تعلیمی ادارے یا رفاہی ادارے قائم کرنیکی شرعاً گنجائش نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ (مولانا ابوسفیان منیب الرحمٰن)

واقف کی شرائط نص شارع کے حکم میں ہیں، لہٰذا ان کی مکمل پابندی کی جائے، البتہ جہاں مصارف وقف موجود نہ ہوں یا ان کی تکمیل کے بعد کچھ رقم فاضل رہتی ہے تو وہ مسلمانوں کے تعلیمی اور رفاہی کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں، اور ایسے پرانے اوقاف جن کے شرائط معلوم نہ ہوں ان کی آمدنی پہلے غرباء مساکین اور پھر دینی وملی ضروریات پر خرچ کی جاسکتی ہے۔ (مفتی محبوب علی وجیہی)

واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر ان ویران اوقاف کے ذریعہ مسلمانوں کے تعلیمی و رفاہی ادارے قائم کرنا درست نہیں۔

لان شرط الواقف كنص الشارع (درمختار، الاشباہ والنظائر)

(مفتی حبیب اللہ چشتی)

حتی الامکان واقف کے مقاصد کی پابندی ضروری ہے، تاہم کیونکہ وقف کا مقصد امور مذہبی سے متعلق ہوتا ہے اس لئے قاضی کی یا مجوزہ شرعی کمیٹی کی اجازت سے مسلمانوں کے رفاہی اور ایسے تعلیمی

اداروں پر جن میں تربیت دینی ہو خواہ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم بھی ہو خرچ کرنے کی گنجائش ہے۔
(مفتی فضیل الرحمٰن قادری)

واقف کے مقاصد کی پابندی ضروری ہے، تعلیمی یا رفاہی ادارے نہیں قائم کیے جاسکتے۔

شرط الواقف کنص الشارع اتفق الفقهاء علی هذه العبارة

(الفقہ الاسلامی وادلتہ ۸/ ۱۷۸)۔

یعنی فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ وقف کرنے والے کے شرائط نص شارع کی طرح قابل رعایت ہیں۔(مفتی شکیل احمد ضیائی)

نہیں۔ مقصود واقف کی رعایت بہر حال واجب ہے۔(مولانا محمد حنیف رضوی)

## منشاء واقف کی عدم رعایت:

عام حالات میں واقف کے منشا کی خلاف ورزی درست نہیں، لیکن بعض مواقع ایسے ضروری ہیں جہاں فقہاء نے منشاء واقف سے اختلاف کو بھی روا رکھا ہے، اور یہ اس وقت ہے جبکہ وقف کا مفاد اسی میں ہو، چنانچہ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

او کان فی الزیادۃ نفع للفقراء فللقاضی المخالفة دون الناظر

(شامی: ۶/ ۵۸۷)

واقف کی شرائط کے خلاف کرنے میں فقراء کے لئے نفع ہو تو قاضی کو اس کی اجازت ہے نہ کہ نگران (متولی) کو۔

سوال سے ظاہر ہے کہ اگر واقف کے منشا کے خلاف عمل نہ کیا جائے تو فقراء ومساکین کا اس سے نفع اٹھانا تو درکنار بلکہ اوقاف کے ضائع ہونے کا یقین ہے، اس لئے مذکورہ صورت میں شرط واقف کی خلاف ورزی کی بھی گنجائش ہے۔(مولانا محمد رضوان نقشبندی......شب قدری)

وقف کے بعد مصرف بدلنا خود واقف کے لئے بھی جائز نہیں ہے، اس لئے ایک مصرف سے استغناء کے وقت اسی مصرف کے مماثل میں صرف کرنا چاہئے، وقف کے احکام بہت نازک ہیں، واقف کی غرض اور مقصد کا لحاظ اور اس کی عائد کردہ شرائط کی پابندی ضروری ہے۔ شرط الواقف کنص الشارع۔

(اتحد الواقف والجهة وقل مرسوم بعض الموقوف علیه) بسبب

خراب وقف احدهما و جاز للحاكم ان يصرف من فاضل الوقف الآخر عليه لانهما حينئذ كشئ واحد وان اختلف احدهما بان بنى رجلان مسجدين او رجل مسجدا و مدرسة ووقف عليهما اوقافا لايجوز ذلك اى الصرف المذكور (شامی ۴/۳۶۰ مطبوعہ کراچی)

اس لئے ان اوقاف کو فروخت کر کے واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر ان کے ذریعہ مسلمانوں کے تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔(مولانا شیر علی مونگیری)

جس مقصد کیلئے واقف نے وقف کیا ہو اس کی پابندی ضروری ہے۔(مولانا ایوب نصیری)

ویران و نا قابل استعمال اوقاف کو فروخت کر کے واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر ان کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

لان مراعاة غرض الواقفين واجبة (ردالمحتار ۳/۴۶۴) شرط الواقف كنص الشارع (الاشباہ والنظائر تحت القاعدہ الاولی ص/۵۵، قواعد الفقہ ۸۵، ردالمحتار ۳/۴۵۶) وبيع ارض الوقف يجوز (فتاوی خانیہ علی الہندیہ ۳/۳۱۰) (مولانا ابوبکر مرتضوی)

ویران نا قابل استعمال اوقاف کو فروخت کر کے واقف کے مقاصد کی پابندی ضروری ہے، واقف کے منشاء کی رعایت کئے بغیر کسی طرح کا تعلیمی یا رفاہی ادارہ قائم کرنا قطعاً درست نہیں، لہٰذا ایسے اوقاف فروخت کر کے واقف کے اغراض و مقاصد کے تحت نئے اوقاف قائم کرنے پڑیں گے جس کی تائید مندرجہ ذیل روایتوں سے ہوتی ہے۔

مراعة غرض الواقفين واجبة (شامی ۳/۴۲۳)

(قوله الى اقرب مسجد او رباط الخ) لف ونشر مرتب و ظاهره انه لا يجوز صرف وقف مسجد خرب الى حوض وعكسه (شامی ۳/۳۷۱) مولانا تنویر عالم قاسمی

جس کام کے لئے واقف نے وہ قطعہ زمین وقف کیا ہے اسکے خلاف میں استعمال کرنا جائز نہیں، اور کسی کو بھی شرعاً یہ حق حاصل نہیں کہ واقف کی غرض کے خلاف کسی دوسرے کام میں اس وقف کو صرف کرے یا منتقل کرے کیونکہ۔نص الواقف كنص الشارع۔(مفتی عبدالرحیم جیبی)

از بدرش چه خیری دیدی......☆...... که از پسرش ببینی؟

ویران وناقابل استعمال اوقاف کوفروخت کرکے واقف کے مقاصد کی پابندی کرتے ہوئے ان کی جگہ اسی طرح کے اوقاف قائم کئے جائیں (جیسا کہ ماقبل کی عبارتوں سے واضح ہے)۔

(مولانا نذر توحید مظاہری)

ویران اور ناقابل استعمال اوقاف کوفروخت یا تبادلہ کرنے میں واقف کے مقاصد کی پابندی کرنا ضروری ہے، واقف کے مقاصد کی پابندی کئے بغیر مسلمانوں کے رفاہی یا تعلیمی ادارہ قائم کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، شامی میں ہے:

متی ذکره للوقف مصرفا لابد ان یکون فیه تنصیص علی حاجة وان شرائط الواقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع. (شامی ۳/۳۷۶)

شرائط الواقف کنص الشارع ای فی المفهوم و دلالة وجوب العمل به (حوالہ مذکورہ)

## استبدال اوقاف کے اندر مقاصد واقف کی پابندی:

فقہاء نے صراحت کی ہے: صرحوا بان مراعاة غرض الواقف واجبة (ردالمحتار ۳/۴۶۴) کہ واقف کے مقاصد کی پابندی بہرصورت ضروری ہے، اس لئے علی الاطلاق کسی وقف پر مسلمانوں کے تعلیم ورفاہی ادارے قائم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہاں جہاں مقاصد اوقاف کا حصول ہورہا ہو احقر کے نزدیک ان جگہوں میں اس کی گنجائش رہے گی۔ (مولانا محمد صدر عالم قاسمی)

مسلمہ فقہی قاعدہ ''شرط الواقف کنص الشارع'' کے پیش نظر واقف کے مقاصد کی پابندی بہت ضروری ہے، اس لئے ویران اور ناقابل استعمال اوقاف کو اگر فروخت کردیا گیا تو اس روپئے سے واقف کے خلاف مقصد تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم نہیں کئے جاسکتے بلکہ اس سے دوسری زمین خرید کر واقف کے مقاصد جاری کئے جائیں گے، اور اگر واقف کے شرائط و مقاصد معلوم نہ ہوسکیں تو فقراء و مساکین اس کے حقدار ہیں۔ (مولانا عطاء اللہ)

## منشاء واقف کی رعایت:

اگر کوئی یہ چاہے کہ اراضی اوقاف کوفروخت کرکے منشاء واقف کی رعایت کئے بغیر ان کے

ذریعہ مسلمانوں کی تعلیمی یا رفاہی ادارے قائم کئے جائیں تو قائم نہیں کیا جا سکتا ہے، اس لئے کہ واقف جو بھی شرط لگاتا ہے وہ معتبر سمجھی جاتی ہے، لہٰذا اس کی رعایت کی جانی چاہئے کیونکہ واقف جو شرط لگاتا ہے وہ وجوب عمل میں شارع کے نص کی طرح ہوتی ہے، لہٰذا اگر کوئی چیز واقف کی شرط کے مخالف ہو اس کو گویا شارع کے نص کے مخالف سمجھا جائے گا، اور اگر خدانخواستہ کوئی فیصلہ واقف کی شرط کے خلاف کر دیا جائے تو اس کو بلا دلیل سمجھا جائے گا، کیونکہ واقف کے جائز منشاء کی رعایت واجب ہے، چنانچہ ابن عابدین شامی رقم طراز ہیں:

وقال: لان شرط الواقف معتبر فیراعی (شامی ۳/۳۸۴) قال الحنفية شرط الواقف كنص الشارع ای فی الفهم والدلالة ووجوب العمل به...... ان كل ماخالف شرط الواقف فهو مخالف للنص والحكم به بلا دليل سواء كان كلام الواقف نصا ام ظاهرا لانه يجب اتباعه عملا بقول المشائخ شرط الواقف كنص الشارع (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۸/۱۷۹)

## مسلک مالکی:

محمد علیش نے شرح منح الجلیل میں لکھا ہے کہ اگر واقف کوئی شرط لگائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہوگا بغیر کسی دشواری کے اس سے عدول کرنا جائز نہیں ہوگا، اس سے یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ واقف کے منشاء کی رعایت کی جائے گی۔

(شرطه) ای الواقف وجوبا (ان جاز) الشرط فيجب العمل به ولا يجوز العدول منه الا ان يتعذر فيصرف فی مثله كما تقدم فی القنطرة ونحوها (شرح منح الجلیل ۴/۶۴)

واقف کا شرط لگانا وجوبا اگر شرط جائز ہو تو اس پر عمل کرنا واجب ہوگا اور اس سے عدول کرنا ناجائز ہوگا مگر یہ کہ اس پر عمل کرنا متعذر ہو جائے تو اسی کے مثل کی طرف لوٹا دیا جائے گا جیسا کہ پل وغیرہ کے مسائل میں گذرا۔ (مولانا محمد ارشد)